باب۔ ۴۴

صلح

[لَّا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ
وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا،(النساء:۱۱۴)]

[وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ،(النساء:۱۲۸)]

حدیث ۲۵۱۲: (نماز میں امام کی کسی غلطی پر توجہ دلانا ہو تو "سبحان اللہ" کہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۴۹۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔ (مزید دیکھیں حدیث ۱۱۲۷، ۱۱۲۹ اور ۱۱۳۰)۔

حدیث ۲۵۱۳: آنحضورؐ ایک بار (منافق) عبداللہ بن ابی کے گھر گدھے پر سوار پہنچے۔ اُس نے آپؐ کی گدھے کی سواری پر اعتراض اٹھایا جو بڑھتے بڑھتے فریقین کی باقاعدہ لڑائی تک پہنچ گیا۔ اس پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔ وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ، [یعنی اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان میں صلح کرادو، اگر ایک جماعت دوسری جماعت پر زبردستی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ حکم خدا کی طرف رجوع کرے۔ پھر اگر وہ پلٹ آئے تو عدل وانصاف کے ساتھ ان میں صلح کرادو، خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، (الحجرات:۹)]۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۵۱۴: نبی کریمؐ کا فرمانا ہے کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے، جو صلح کرانے کے لیے کوئی بات کہے، بشرطیکہ اس میں وہ نیک نیت ہو۔ راوی: امّ کلثوم بنت عقبہؓ۔

حدیث ۲۵۱۵: ایک بار قبا کے لوگ آپس میں لڑ پڑے۔ آنحضرتؐ کو خبر ملی تو آپؐ نے فرمایا، "میرے ساتھ چلو کہ صلح کرادیں"۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۲۵۱۶: قرآن کی آیت، وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ، [یعنی اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی بدمزاجی اور بے پرواہی

Siddiqui Publications

کا خوف ہو تو ان پر کوئی گناہ نہیں (کہ وہ الگ ہو جائیں)، اور اگر وہ آپس میں صلح کر لیں تو بہر حال یہ اچھی چیز ہے، (النساء:۱۲۸)] کے بارے میں حضرت عائشہؓ کا کہنا ہے کہ اگر دونوں راضی ہو جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ راوی: عروہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۸۸)۔

حدیث ۲۵۱۷: ایک اعرابی کے بیٹے نے اپنی مالک کی بیوی سے زنا کیا۔ اس نے اپنے بیٹے کو ۱۰۰ بکریاں اور ایک لونڈی کو دے کر چھڑا لیا۔ لیکن جب وہ آنحضرتؐ کے پاس پہنچا تو آپؐ کا حکم ہوا کہ تجھے اپنا مال واپس لینا ہو گا اور تیرے بیٹے کو ۱۰۰ کوڑے پڑیں گے اور اسے ایک سال کے لیے جلاوطن بھی ہونا ہو گا۔ پھر نبی اکرمؐ نے ایک آدمی اُس عورت کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ اگر وہ بھی اس زنا کا اقرار کر لے تو اسے سنگسار کر دو۔ راوی: خالد بن زید جہنیؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۱۶۵ اور ۲۴۷۴)۔

حدیث ۲۵۱۸: ارشاد نبویؐ ہے کہ جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جو دین میں نہیں ہے، (یعنی بدعت کی)، تو وہ مردود ہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۵۱۹، ۲۵۲۰: جب صلح حدیبیہ ہوئی تو اس کا صلح نامہ حضرت علیؓ نے لکھا۔ اس صلح نامے (کے آخر) میں انھوں نے "محمد رسول اللہ" لکھا تو اس پر مشرکوں نے اعتراض کیا اور اسے مٹانے کے لیے کہا۔ حضرت علیؓ نے تو مٹانے سے انکار کر دیا لیکن خود آنحضورؐ نے اپنے ہاتھ سے اسے مٹا دیا اور اس کی جگہ "محمد بن عبداللہ" لکھوایا۔ (اس صلح نامے کے بنیادی نکات یہ مذکور ہیں کہ) آنحضرتؐ آیندہ سال مکہ آسکیں گے اس حال میں کہ مسلمانوں کے ہتھیار نیام میں ہوں گے، وہ سب مکہ میں صرف ۳ روز کے لیے قیام کر سکیں گے، اگر مکہ کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانا چاہے تو وہ اس کو یہاں سے نہیں لے جائیں گے، اور اگر ان کے اپنے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں رکنا چاہے تو وہ اسے منع نہیں کریں گے۔

راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۲۵۲۱: ایک سال رسول اکرمؐ عمرہ کے ارادے سے جب مکہ پہنچے تو مشرکین نے آپؐ کا راستہ روک لیا۔ اس کے نتیجے میں آنحضرتؐ نے حدیبیہ کے مقام پر اپنی ھدی کی قربانی کی اور اپنے سر کو منڈوالیا۔ پھر مشرکین سے صلح کی اور اس کے نکات پر آیندہ سال سے عمل ہونا طے پایا۔ چناں چہ اگلے سال آپؐ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ پہنچے تو صلح کے مطابق صرف ۳ دن قیام کے بعد واپس ہو گئے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۵۲۲: جب عبد اللہ بن سہلؓ اور محیصہ بن مسعود بن زیدؓ خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو ان دونوں کے درمیان صلح ہو چکی تھی۔ راوی: سہل بن ابی حثمہؓ۔

حدیث ۲۵۲۳: ربیع بنت نضرؓ نے ایک بچی کے دانت توڑ ڈالے۔ ان کے والدین نے دیت مانگی۔ ربیع کے لوگوں نے صرف معافی مانگی جو قبول نہیں کی گئی۔ مقدمہ آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپؐ نے قرآن کا حوالہ دیتے ہوئے قصاص کا حکم دیا۔ اب بدلے میں ربیع کے دانت ہی توڑے جاتے۔ چناں چہ ربیع کے والدین کو دیت کا مطالبہ پورا کرنا پڑا۔ زخمی لڑکی کے والدین نے دیت منظور کرتے ہوئے انھیں معافی دے دی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۵۲۴: (تاریخ اسلام کے مطابق حضرت علیؓ کے بعد حضرت حسنؓ، سنہ ۴۰ ھ میں عراق میں خلافت پر فائز ہوئے۔ معاویہؓ پہلے ہی سے شام اور مصر میں خلافت کر رہے تھے۔ چناں چہ معاویہؓ نے حضرت حسنؓ پر حملہ کر دیا تھا۔۔ مؤلف۔ اور اس تفصیلی حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): جنگ جاری تھی کہ جلد ہی معاویہؓ اور عمرو بن العاصؓ دونوں کو اندازہ ہوا کہ اس سے نقصان دونوں فریقوں کا ہو گا۔ چناں چہ معاویہؓ نے صلح کی پیش کش کی جسے حضرت حسنؓ نے کچھ رد و کد کے بعد منظور کر لیا۔۔۔ اس بارے میں ابو بکرہؓ کا بیان ہے کہ ایسی جنگ اور اس صلح کی پیش گوئی، آنحضرتؐ نے ایک موقع پر فرمادی تھی۔ راوی: حسن بصریؒ۔

حدیث ۲۵۲۵: نبی کریمؐ نے دروازے پر دو جھگڑنے والوں کی آوازیں سنیں۔ ان میں سے ایک کہہ رہا تھا کہ مہربانی کر کے کچھ قرضہ معاف کر دیں۔ اور دوسرا کہہ رہا تھا کہ واللہ! میں معاف نہیں کروں گا۔ حضورؐ باہر تشریف لائے اور پوچھا یہ کون تھا جو خدا کی قسم کھا کر کہہ رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کروں گا؟ اس نے عرض کیا، میں ہوں، اور پھر (آنحضرتؐ کی بات کو سمجھتے ہوئے) اس نے اسے معاف کر دیا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۵۲۶: (دو فریقین کے درمیان قرضہ واپس کرنے کے لیے آنحضورؐ کا فیصلہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۴۱ اور حدیث ۲۲۵۸۔ راوی: کعب بن مالکؓ۔

حدیث ۲۵۲۷: ارشاد نبیؐ ہے، "انسان کے جسم میں اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے۔ اور اگر کوئی لوگوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۵۲۸: (زمینوں میں پانی چھوڑنے کے تنازعے پر آنحضورؐ کا حکم): **یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۰۵ تا ۲۲۰۷**۔ راوی: عروہ بن زبیرؓ۔

حدیث ۲۵۲۹: (جابرؓ کے والد کے قرض کی واپسی کے لیے نبی مکرمؐ کی معجزانہ مدد): **یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۳۸ اور ۲۲۳۹**۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۵۳۰: (دو فریقین کے درمیان قرضہ واپس کرنے کے لیے آنحضورؐ کا فیصلہ): **یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۴۱ اور حدیث ۲۲۵۸**۔ راوی: کعب بن مالکؓ۔

Siddiqui Publications